

سبعة أحرف وقراءات قرآنية؛ ایک تحقیقی جائزہ

A Research Review of Sab'a Ahraf and Recitation of the holy Qur'an in different ways

*Hafiz Abdul Rauf

**Muhammad Adnan Siddiq

“This Quran has been revealed in seven different ways; so, recite it in the way that is easier for you.” This hadith is Recurrent in meaning. The narrator Imam Abu Ubaid Qasim Bin Salam (R.A) has elucidated its recurrence. Imam Abn-e- Jouzi (R.A) has collected all its ways in a Journal. What is meant by “Seven Words” in this Hadith? It has been a controversial point among the ulemas and scholars. And no doubt, it has been regarded as the most difficult debate of Uloom-ul- Quran. There have been severe controversies in this regard, so far as Allama Ibn-e - Arabi has mentioned thirty-five sayings. Some of them are as following:

- Some think these are the ways of recitations of seven famous Qaries.
- Some think that it means all the ways of recitations. But “Seven” does not means the number 07, because in Arabic language, it is used to describe the plenty of something. Qazi Ayyaz from Earleir Ulemas had the same opinion, while in the later period; Shah Wali-Ullah also had the same views.
- Some think that it means seven dialects of Arab Tribes. Imam Abu Hatim Sajestani (R.A) determined the name of these languages. They are Quraish, Hazial, Teem, Al-Rubab, Azd, Rabbia, Hawazan, and Saad bin Abi-Bakar. Hafiz Abn-e- Jareer Tibri (R.A) agreed to this school of thought. The fourth famous saying is that of Imam Tehavi (R.A.) he says that although he Holy Quran has been revealed in the dialect of Quraish. But it was difficult for the people of other tribes, which came of different areas of Arab. That is why, in the beginning, they were permitted to recite the Holy Quran in their local

* Ph.D Research Scholar, Dept. of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.

** Ph.D Research Scholar, Dept. of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.

languages, and the words or ways were determined by the holy prophet (P.B.U.H) himself. Later, it was prohibited. There remained only the one way of recitation in which the holy Quran was revealed. HAzrat Sufian bin Aiena (R.A), Abn-e-Wahab (R.A) and Hafiz Ibn-e- Abdul Bar (R.A) agreed to this opinion.

Famous interpreter Allama Nizamul Din Nishapori (R.A) says that it means the following differences in the recitation.

Differences between Singular and Plurals

Differences between Muscular and Feminine

Differences of the causes of Araabs

Differences of Morphology (Formation of Words)

Differences of syntax (Sentence Structure)

Differences of the ways which changes words

Differences of dialects

Allama Abn-e- Qutaiba, (R.A), Imam Razi Qazi (R.A) and Abu Bakar(R.A) and Abn-e Aljuzri (R.A) also adopted this saying of Allama Nisahpuri.(R.A).

Key words: Qurān, Qira'at, Pronunciation, Qaries.

تعارف:

حدیث مبارکہ ہے کہ "تحقیق یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے پس پڑھو اس میں سے اس طریقے پر جو تمہارے لئے آسان ہو"۔¹ اس حوالے سے مفسرین کرام کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض سبعہ احرف سے عرب قبائل کا لہجہ واداء، بعض اس سے سات لغات، بعض سات قراءات اور بعض نے سات قراء کی قراءات مراد لی ہیں۔ کچھ ائمہ کرام کے نزدیک سبعہ احرف سے سبعہ وجوہ مراد ہیں لیکن ان کے تعین میں اختلاف ہے۔ سبعہ احرف پر قرآن کا نزول حکمت و فوائد سے خالی نہیں ہے۔ اس میں امت کے لیے تخفیف و سہولت کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ لہذا ان تمام وجوہ و اسباب، حکمتوں اور مختلف مفسرین کے اقوال و اختلاف کا تحقیقی جائزہ مقالہ ہذا میں لیا جائے گا۔ ابتدائی طور پر سبعہ احرف کا مفہوم پیش خدمت ہے:

مفہوم سبعہ احرف:

احرف جمع ہے حرف کی۔ اس کا مادہ "حرف" سے مشتق ہے۔ اس کے معنی وجہ اور کنارہ کے لیے بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے:

"وَمِنَ النَّاسِ مَنُ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ"²

"فَمَنْ تَمَنَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي

الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ"³

1 Abū 'Abdullah Muḥammad bin Ismā'īl Bukharī, Al-ṣaḥīḥ, Kitāb Faḍā'il al-Qurān, Bāb: Anzala al-Qurān 'Ala Sab'ah Ahraf, Ḥadith No.4992.

2 Al-Ḥajj, 22:11.

3 Al-Baqarah, 2:195.

"جو تم میں سے حج کا زمانہ آنے تک عمرے کا فائدہ اٹھائے، وہ حسب مقدور قربانی دے، اور اگر قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے حج کے زمانے میں اور سات گھر پہنچ کر، اس طرح پورے دس روزے رکھ لے۔"

اس سے کثرت اور تعدد مراد ہے۔ جیسا کہ فرمان الہی ہے: **إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ**⁴
 "(اے نبی ﷺ) اگر تم ستر مرتبہ بھی انہیں معاف کر دینے کی درخواست کرو گے تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔"

قراءات

"قراءات" "قراءة" کی جمع ہے اور لغت لفظ قراءۃ مادہ 'ق' را سے مشتق، اور 'فعالہ' کے وزن پر ہے۔ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"يعتبر القراءات ذات مدلول واسع، فهي تشمل الحديث عن الفاظ القرآن المتفق عليها والمختلف فيها"⁵
 "قراءات کا مدلول بہت وسیع ہے، جس میں متفق علیہ اور مختلف فیہ الفاظ قرآنی شامل ہیں۔"
 ان مفہوم القراءات مقصور علی الفاظ القرآن المختلف فیہا۔
 "قراءات کا مفہوم قرآن کریم کے الفاظ مختلفہ تک منحصر ہے۔"

نزلی قرآن کی سببہ احرف میں فوائد و حکمتیں

1۔ امت کیلئے تلفظ میں سہولت و تخفیف

قرآن کا سات قراءتوں پر نازل ہونا حکمت و فوائد پر مبنی ہے جس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔ پہلی تو یہ کہ قرآن کا سات قراءتوں پر نزول امت کی آسانی کے لیے ہے جس کی خواہش خود حضور ﷺ نے کئی مواقع پر کی اور دعا بھی فرمائی۔ عرب کے بول چال اور تلفظ و لہجوں میں کافی فرق تھا جس میں ایک حد تک لسانی تعصب بھی پایا جاتا تھا۔ اس صورت حال میں اگر انہیں ایک ہی لہجے کا مکلف بنا دیا جاتا تو ان کے لیے یہ مشقت کا کام ہوتا۔ سببہ احرف پر قرات قرآن کرنے کی اجازت ملنے کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ جیسے مرضی قرآن کی تلاوت کی جائے بلکہ فقط اس حد تک اجازت تھی کہ جتنی حضور ﷺ نے اُس کی تحدید فرمائی اگر اجازت عامہ سمجھیں تو بخاری کی یہ روایت **خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَبَدَأَ بِهِ ، وَسَلَامٍ ، مَوْلَى أَبِي خُذَيْفَةَ ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، وَأَبِي بَنِ كَعْبٍ**⁶

"یعنی چار صحابہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے قرآن پڑھو ان کا کوئی مفہوم نہیں۔"

4Al-Tawbah, 9:80.

5Abū al-khayr Muḥammad bin Muḥammad bin Yūsuf al-Jazrī, Manzūmah al-Muqadimah Fīmā Yajib al-Qār' an Y'alimah, Bāb M'arifah al-Waqf Wa al-Ibtidā (Dār al-Mughnī lil Nashr wa Al-Tawqīh, 2001 A.D.

6 Abū 'Abdullah Muḥammad bin Ismā'īl Bukharī, Al-ṣaḥīḥ, Teḥqīq: Muḥammad Zuhayr bin Naṣir al-Naṣir (Beirūt: Dār Tawq al-Nujāt, 1st Edition: 1422 A.H), Ḥadith No.3808.

2- حکم کا بیان

قرآن مجید میں آتا ہے کہ: وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُؤْرَثُ كَلَالَةً أَوْ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتُ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ⁷۔ یہی آیت حضرت سعد بن ابی وقاص کی قرأت میں سے ہے (ولہ اخ او اخت من ام)۔ اس قرأت میں حرف 'ام' زائد ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس حکم میں ماں شریک بہن بھائی مراد ہیں۔

3- دو مختلف حکموں کو یکجا کرنا

دو حکموں کو یکجا کرنے کی مثال یہ ہے کہ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَفْرُقُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ⁸ یَطْهُرْنَ ایک قرأت میں طاء کی حرکت سکون کی ہے۔ دوسری قراءت میں 'طاء' کی حرکت تشدید ہے۔ مشدد کا صیغہ حیض سے طہارت میں مبالغہ کے معنی میں ہے۔ جس سے اس بات کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ حائضہ عورت جب پاک ہو جائے اور غسل کر لے تب اُس سے قربت کی جائے۔

4- وہم کا دور کرنا جو مراد نہ ہو

یعنی ایسے وہم کا دور کرنا جو آئے سے مراد ہی نہ ہو مثلاً آیت ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ⁹ اور ایک آیت میں آتا ہے فامضوا الى ذكر الله اس سے یہ وہم ہو سکتا تھا کہ اس میں تیزی سے چلنے کا حکم ہے جو کہ مراد نہیں ہے۔ یہ وہم فامضوا سے دور ہو گیا۔ کیونکہ اس کے معنی میں تیزی شامل نہیں ہے۔

5- مبہم الفاظ کا بیان

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ¹⁰ اور ایک قراءت "كالصوف المنفوش" ہے اور دوسری قراءت میں "عہن" سے صوف (اون) مراد ہے۔

6- ایک دوسرے کے بدل دو شرعی کا بیان

ایک کی جگہ دوسری قراءات استعمال کرنے سے دو علیحدہ علیحدہ شرعی مسئلے واضح ہوتے ہیں لیکن وہ ایک دوسرے کے قائم مقام ہیں۔ جیسے وَأَرْجُلُكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ¹¹ اور وَأَرْجُلُكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ حجیت قراءت قرآن کی روشنی میں

قرآن کے مخاطب صرف قریش یا عرب قبائل نہیں بلکہ قیامت تک آنے والی ساری نسل انسانیت ہے اس لئے قرآن کریم نے اسلامی تعلیمات کو آسان و سہل بنایا ہے اور یہی حکم آپ اور علماء امت کو ہے، ارشاد باری ہے:

يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ¹²

"اللہ آسانی چاہتا ہے، تنگی و مشکل نہیں۔"

7Al-Nisā', 4:12.

8Al-Baqarah, 2:222.

9Al-Jum'ah, 62:9.

10 Al-Qāri'ah, 101:5.

11Al-Mā'idah, 5:6.

12Al-Baqarah, 2:185.

ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی پیدا کی ہے متعدد مقامات پر فرمایا ہم نے قرآن کو آسان بنایا ہے ظاہر ہے مختلف لہجوں میں تلاوت قرآن کی اجازت آسانی پیدا کرنا ہے، اپنے نبی کو مخاطب کر کے فرمایا: فَإِنَّمَا يَسْتَوْنَاهُ بِلِسَانِكَ¹³۔

حجیت قراءات حدیث کی روشنی میں

قرآن ایک کلام الہی ہے، جس کا اجراء عام انسانی زبانوں پر غالباً مشکل ہوتا ہے لہذا اللہ تعالیٰ نے اس کی تعلیم کو سہل بنایا گیا ہے۔ اشارۃ الفص سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن کریم مختلف لہجوں میں تلاوت منشاء قرآنی کے مطابق ہے۔

عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ، قَالَ: لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلَ، فَقَالَ: يَا جَبْرِيلُ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيَيْنَ: مِنْهُمْ الْعَجُوزُ، وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ، وَالْغُلَامُ، وَالْحَارِثَةُ، وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ¹⁴

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جبریل سے ملاقات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جبریل میں ایسی امت کی جانب بھیجا گیا ہوں جو امی ہے، اور اس میں بوڑھے، عمر رسیدہ، غلام افراد بھی ہیں، جو قرآن کریم کی تلاوت (ایک لہجہ) میں نہیں کر سکتے تو جبریل نے فرمایا: اے محمد ﷺ قرآن کریم کو سات لہجوں میں تلاوت کیا جاسکتا ہے۔

اس کے علاوہ متعدد احادیث موجود ہیں جن میں قرآن کریم کو سات قراءات میں پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے:

"سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ، يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَفَرَّوْهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَّانِيهَا، وَكَذَتْ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى أَنْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّيْتُهُ بِرِدَائِهِ، فَجِئْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ عَلَى غَيْرِ مَا أَفَرَّانِيهَا، فَقَالَ لِي: «أَرْسَلُهُ»، ثُمَّ قَالَ لَهُ: «أَفَرًا»، فَقَرَأَ، قَالَ: «هَكَذَا أُنْزِلَتْ»، ثُمَّ قَالَ لِي: «أَفَرًا»، فَقَرَأْتُ، فَقَالَ: «هَكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ، فَأَقْرَءُوا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ»¹⁵

"میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہشام بن حکیم بن حزام کو سورۃ الفرقان پڑھتے سنا۔ میں نے ان کی قراءت میں غور کیا کہ وہ بہت سے حرفوں پر پڑھ رہے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے۔ میں نے چاہا کہ میں انہیں نماز ہی میں دہریوں کو پھر میں نے صبر کیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیر دیا۔ میں نے چادر کے ساتھ انہیں دہریوں لیا اور کہا: میں نے تمہیں جو پڑھتے سنا ہے تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی ہے؟ کہا: رسول اللہ ﷺ نے، میں نے کہ: تم جھوٹ بولتے ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس طرح نہیں پڑھایا۔ پھر میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور عرض کی۔ یہ سورہ فرقان ان حروف پر پڑھتے ہیں جو آپ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس چھوڑ دو اے ہشام پڑھو! جس طرح میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا اسی طرح پڑھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی یقیناً قرآن مجید سات احرف پر نازل ہوا ان میں سے جو آسان لگے اس کے مطابق پڑھ لو۔"

13 Maryam, 19:97.

14Muhammad bin 'Isā Al-Tirmidhī, Al-Sunan, (Beirut: Dār al-Aghrab al-Islāmī, 1998), Ḥadith No.2944.

15Abū 'Abdullah Muḥammad bin Ismā'īl Bukharī, Al-ṣaḥīḥ, Kitāb al-Khaṣūmāt, Bāb: Kalām al-Khaṣūm B'adāhum Fī Ba'd, Ḥadith No.2419.

سبعہ احرف کی وضاحت آنجناب ﷺ کی زبان اقدس سے نہ ہونے کی وجہ

آنجناب ﷺ نے بے شمار مواقع پر حروف سبعہ کے الفاظ کو مختلف الفاظ سے ذکر فرمائے ہیں مگر اس کی وضاحت کہیں سے بھی ثابت ہے اور نہ ہی کسی صحابی کا اس کے متعلق سوال کرنا ثابت ہے۔

اس کی ایک توجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ لوگوں میں جو بات معروف ہوتی ہے یا عام ہوتی ہے اس کو ذکر کرنے کی یا باقاعدہ وضاحت کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہوتی سبعہ احرف چونکہ صحابہ میں معروف تھی اس لیے حضور ﷺ نے اس کی وضاحت کی ضرورت محسوس نہیں فرمائی ہوگی۔

کیونکہ قراءت سبعہ کے الفاظ میں تلفظ و اداء کا اختلاف تھا اس لیے آپ نے وضاحت نہ فرمائی اور نہ ہی صحابہ کرام نے اس کی وضاحت چاہی کیونکہ معاملہ بالکل واضح تھا۔ بصورت دیگر نبوت کے منصب بلغ ما نزل الیک پر الزام عائد ہوتا۔ آپ ﷺ نے ہر معاملہ کی وضاحت فرمائی سوائے بعض ان مسائل کے جو عند الناس معروف و مشہور تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ صحابہ کرام نے لفظ "ظلم" کے بارے میں آنحضرت ﷺ سے وضاحت طلب کی۔ اگر سبعہ احرف کی بابت کوئی سوال نہ کیا کیونکہ وہ اس کے مفہوم سے واقف تھے۔ حضور ﷺ کے درج ذیل ارشاد میں سبعہ احرف کی وضاحت موجود ہے:

"إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ، فَافْرَعُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ" ¹⁶

"تحقیق یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے پس پڑھو اس میں سے اس طریقہ پر جو تمہارے لئے آسان ہو۔"

مفسرین علماء کے درمیان مسئلہ زیر بحث میں اختلاف رہا ہے نیز یہ علوم قرآنیہ میں مشکل ترین مسئلہ شمار ہوتا ہے۔

حرف سبعہ پر ثلاث قرآن کی اجازت

قرآن مجید کو حروف سبعہ پر پڑھنے کی اجازت دینا درحقیقت امت محمدیہ کیلئے آسانی پیدا کرنا ہے۔ اس میں بتانا یہ مقصود ہے کہ جو شخص ان میں سے جس طریقہ پر قرآن مجید کو پڑھے وہ درست ہے۔ چنانچہ اس کی وضاحت امام مسلم کی درج ذیل روایت سے ہو جاتی ہے :

"عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَصَاةِ بَنِي غِفَارٍ، قَالَ: فَأَتَاهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ، فَقَالَ: «أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنْ أُمِّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ»، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ»، فَقَالَ: «أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنْ أُمِّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ»، ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةُ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرَفٍ، فَقَالَ: «أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنْ أُمِّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ»، ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةُ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ، فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَأْتُمْ عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا" ¹⁷

16Abū 'Abdullah Muḥammad bin Ismā'īl Bukharī, Al-ṣaḥīḥ, Kitāb Faḍā'il al-Qurān, Bāb: Anzala al-Qurān 'Alā Sab'ah Ahraf, Ḥadīth No. 4992.

17Muslim ibn Ḥajjāj al-Qusheirī, Al-Saḥīḥ, Kitāb: ṣalāt al-Musāfirīn wa Qaṣruḥā (Beiūt: Dār Iḥyā' al-Turāth al-Arabī), Ḥadīth No. 821.

"حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بنو غفار کے تالاب کے پاس تھے۔ آپ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ کی امت قرآن کو ایک حرف پر پڑھے آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور بخشش مانگتا ہوں میری امت یہ طاقت نہیں رکھتی پھر جبریل علیہ السلام دوبارہ حاضر ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دے رہا ہے کہ آپ کی امت قرآن کو دو حرفوں پر پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور بخشش مانگتا ہوں میری امت میں اس قدر طاقت نہیں ہے پھر وہ تیسری مرتبہ آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کو تین حرفوں پر قرآن پڑھنے کا حکم دیا ہے آپ ﷺ نے معافی اور مغفرت طلب کی کہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی حتیٰ کہ پھر وہ چوتھی بار آئے اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ کی امت قرآن حکیم کو سات حرفوں پر پڑھے پس وہ جس حرف پر بھی پڑھیں گے ان کی قراءت درست ہوگی۔"

حدیثاً نُزِّلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْجَفٍ کی تشریح میں سلف و خلف نے درج ذیل چار اقوال کو ترجیحاً اختیار کیا ہے:

سبعہ احرف بمعنی وجوہ

سبعہ احرف بمعنی اوجہ مقروءة لا تزيد عن السبع

سبعہ احرف بمعنی سبع لغات مختلفة الالفاظ متفقة المعاني ای المترادفات

سبعہ احرف بمعنی سبع لغات مفرقة في القرآن

ان سب کی تفصیل ترتیب سے درج ذیل ہے

قول اول: سبعہ احرف بمعنی وجوہ

قول کے قائلین میں امام مالک رحمہ اللہ، ابن قتیبہ الدینوری رحمہ اللہ، امام ابن الجزری رحمہ اللہ، امام عبد العظیم رحمہ اللہ اور محمد علی الصابونی رحمہ اللہ کے نام شامل ہیں جن کا اس پر اتفاق ہے کہ سبعہ احرف سے سبعہ وجوہ مراد ہیں لیکن ان کے تعین میں اختلاف ہے۔

سات اقسام کی تشریح

اسماء کا اختلاف

جس میں مفرد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث کا اختلاف ہے۔ جیسا کہ وَتَمَّتْ کَلِمَتُ¹⁸ جس کی ایک قراءت وَتَمَّتْ کَلِمَتُ بھی ہے۔

اختلاف افعال:

یعنی کسی قراءت میں صیغہ ماضی ہو اور کسی میں مضارع اور کسی میں امر۔ مثلاً ایک قراءت میں رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا¹⁹ ہے اور دوسری میں (رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا) ہے۔

18Al-An'am, 6:115.

19Sabā, 34:19.

وجودِ اعراب کا اختلاف

جس میں اعراب یعنی زبر زیر پیش کا فرق ہو۔ مثلاً (لَا يُضَارُّ كَاتِبٌ) ²⁰ کی جگہ (لَا يُضَارُّ كَاتِبٌ) اور (ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ) ²¹ کی جگہ (ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدِ)

الفاظ کی کمی بیشی کا اختلاف

کہ ایک قراءت میں کوئی لفظ کم اور دوسری میں زیادہ ہو۔

مثلاً ایک قراءت میں (وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى) ²² ہے اور دوسری میں (وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى) ہے اور وَمَا خَلَقَ نہیں ہے۔

تقدیم و تاخیر کا اختلاف

کہ ایک قراءت میں لفظ مقدم اور دوسری میں مؤخر ہے مثلاً (يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ) ²³ اور (يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُونَ وَيُقْتَلُونَ)

اختلافِ بدلیت

یعنی قراءتِ اول میں اور قراءتِ ثانیہ میں ایک مقام پر دو مختلف الفاظ کا اختلاف ہونا۔ جیسا کہ نُنْشِرُهَا ²⁴ کی جگہ نُنْشِرُهَا اور فَتَبَيَّنُوا ²⁵ کی جگہ فَتَبَيَّنُوا کے الفاظ سے تبدیلی کا پایا جانا۔

اختلافِ لہجہ

یعنی اظہار و ادغام، تنغیم و ترفیق، امالہ و قصر، مد اور ہمزہ وغیرہا کے اختلافات۔ جیسا کہ لفظ موسیٰ کی ایک قراءت امالہ کے ساتھ ہے اور دوسری قراءت بغیر امالہ کے ہے۔

حضرت امام ابو الفضل رازی کے استقراء میں درج بالا تمام اختلاف وضاحت کے ساتھ جمع ہیں اس لیے مسئلہ سبعۃ احرف ان کے استقراء کے عین مطابق ہے۔ ابن الجزری نے بھی بعد از تحقیق سبعۃ احرف کو وجوہ سبعہ پر محمول کرتے ہوئے امام ابو الفضل رازی کا قول نقل

کیا۔ 26

ابن قتیبہ فرماتے ہیں:

20Al-Baqarah, 2:282.

21Al-Burūj, 15:85.

22Al-Layl, 92:3.

23Al-Tawbah, 9:111.

24Al-Baqarah, 2:259.

25Al-Nisā', 4:94.

26 Abū al-khayr Muḥammad bin Muḥammad bin Yūsuf al-Jazrī, Al-nashr fi al-Qirā't al-'Ashr, Kitāb al-sab'ah (Al-matba'a Al-tijāriyah al-kubrā), 2:81.

"وقد تدبّرت وجوه الخلاف في القراءات فوجدتها سبعة أوجه"²⁷
 "میں نے قراءات کے اختلاف میں غور کیا تو میں نے سات وجوہ پائیں۔"

اختلاف اعراب

اول

حرکات کی ایسی تبدیلی جس سے لفظ کی صورت نہ بدلے۔ جیسے وَهْلٌ نُجَازِي إِلَّا الْكُفُورُ²⁸ کی بجائے وَهْلٌ يُجَازِي إِلَّا الْكُفُورُ۔

الثانی

حرکات کی ایسی تبدیلی جس سے لفظ کی صورت تو نہ بدلے مگر معنی بدل جائے۔ جیسے رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا²⁹ کی بجائے رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا۔

الثالث

ایسا اختلاف کلمہ جس سے کلمہ کی صورت تو بدل جائے مگر معنی میں تبدیلی نہ ہو۔ جیسے (كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ)³⁰ (كَالَصُوفِ الْمَنْفُوشِ) الرابع

ایسا اختلاف کلمہ جس سے کلمہ کے معنی اور صورت دونوں میں تبدیلی واقع ہو جائے۔ جیسے (وَطَلَعَ مَنْضُودٍ)³¹، (وَطَلَعَ مَنْضُودٍ) الخامس

اختلاف تقدیم و تاخیر۔ جیسے (وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ)³²، (وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْحَقِّ بِالْمَوْتِ) السادس

اختلاف نقص و زیادت۔ جیسے (وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ)³³، (وَمَا عَمِلَتْ أَيْدِيهِمْ)

قول ثانی

"سبعة احرف بمعنى اوجه مقروءة لا تزيد عن السبع"۔

اس موقف میں 'اوجہ' سے مراد سبعة احرف کا مصداق کسی چیز کو بھی قرار نہیں دیا گیا اور نہ ہی یہ کہا گیا ہے کہ اس سے سبعة لغات مراد ہیں۔ یہ حضرات سبعة وجوہ کے قائلین نہیں ہیں۔ جزری وغیرہ نے ایسا ہی کہا ہے۔ اس لیے مذکورہ قول ناقص اور نامکمل کہا جاسکتا ہے۔ سو اس قول کی تردید سے پہلے اس کی وہ وضاحت از حد ضروری ہے جو قائلین نے نہیں کی ہے۔³⁴

قول ثالث

27- Ibn e Quteibah abu Muhammad 'Abdullah bin Muslim, Tāwīl Mushkil Al-Qur'ān Bil radd 'Alaihim fi wujuh Al-Qirā't (Beirut: Dār Al-Kutub al-'ilmiyah), 1:31

28Al-Sabā, 34:17.

29Al-Sabā, 34:19.

30Al-Qārī'ah, 101:5.

31Al-Wāqī'a, 56:29.

32Qāf, 50:19.

33Yāsīn, 36:35.

34-Rushd, Qir'āt Number3, Kuliyyat al-Qur'ān wa al- 'Ulūm al-Islamiyah, Lahore, 242.

"سبعہ احرف بمعنی سبع لغات مختلفۃ الالفاظ متفقۃ المعانی ای المترادفات"

اس قول کے مطابق سبعہ احرف سے سبعہ لغات مراد ہیں جبکہ الفاظ تو مختلف ہوں مگر متحد معانی رکھتے ہوں۔ الفاظ: اقبل، تعال، ہلم، عجل، اسر، وانظر، آخر اور اھل وغیرہ اس کی مثالیں ہیں یا جیسا کہ لفظ 'اف' میں بعض لغات ہیں۔ بڑے علماء کرام جن میں ابن جریر طبری، امام طحاوی، سفیان بن عیینہ، ابن عبد البر، ابن کثیر، ابن تیمیہ، عبد اللہ بن وہب، امام قرطبی اور مناع القطان اس قول کے قائلین میں شامل ہیں۔

امام ابن جریر الطبری احرف سبعہ کے متعلق اقوال کی مختلف توضیحات اور انکی تردید کرنے کے بعد درج ذیل قول رائج ذکر کرتے ہیں:

"بل الأحرف السبعة التي أنزل الله بها القرآن، هنّ لغات سبع، في حرف واحد، وكلمة واحدة، باختلاف الألفاظ واتفاق المعاني، كقول القائل: هلم، وأقبل، وتعال، وإليّ، وقصدي، ونحوي، وقربي، ونحو ذلك، مما تختلف فيه الألفاظ بضروب من المنطق وتتفق فيه المعاني"³⁵

"احرف سبعہ جن پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا ہے وہ ایک ہی کلمہ میں سات لغات ہیں جن کے الفاظ مختلف ہیں لیکن معنی متفق ہیں جیسے کوئی کہے ہلم، تعال، اقبل، الی، قصدی، نحوی، اور قربی وغیرہ کہ جو اختلاف الفاظ کے باوجود متفق المعانی ہیں۔"

امام قرطبی اپنی تفسیر کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:

"وَهُوَ الَّذِي عَلَيْهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ كَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ وَالطَّبْرِيَّ وَالطَّحَاوِيَّ وَغَيْرِهِمْ: أَنَّ الْمُرَادَ سَبْعَةَ أَوْجُهُ مِنْ الْمَعَانِي الْمُتَقَارِبَةِ بِالْأَلْفَاظِ مُخْتَلِفَةٍ، نَحْوُ أَقْبِلْ وَتَعَالِ وَهَلُمَّ"³⁶

"وہ رائے کہ جس پر اکثر اہل علم سفیان بن عیینہ، عبد اللہ بن وہب، طبری اور طحاوی وغیرہم ہیں، وہ یہ ہے کہ احرف سبعہ سے قریب المعنی اور مختلف الالفاظ وجہ سبعہ مراد ہیں۔"

ابن جریر کے ساتھ ساتھ دیگر علماء کا یہ موقف ہے کہ حروف سبعہ سے مراد ایک کلمہ میں مختلف لغات عرب کا اختلاف ہے۔ اس کو وہ مترادفات سے تعبیر کرتے ہیں۔ مختلف الفاظ کو کلمہ واحد میں استعمال کی اجازت تھی۔ جیسا کہ: ہلم، تعال اور اقبل وغیرہ۔ مزید یہ کہ سبعہ احرف میں سے حروف ستہ کے نسخ، توقف اور حذف کے قائل ہیں۔

حرف سبعہ بمعنی لغات سبعہ مفرقتہ فی القرآن

حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابو عبیدہ قاسم بن سلام، ابن عطیہ، امام بیہقی، ابو حاتم السجستانی، ثعلب،

احمد الازہری اور امام دائی وغیرہم اس قول کے قائلین میں شامل ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نزل القرآن بلغۃ مضر³⁷

35 Al-Tabrī, Muhammad bin Jarīr, Jāmi' Al-bayān fi Tawīl āya al-Qur'ān, Alqawl fi Lughat allatī Nazal bihā al-Qur'ān min Lughāt al-'Arab (Mu'ssisat al-risālah, 2000 A.D)

36 Al-Qurtabī, Abu 'Abdullah Muhammad bin Ahmad bin abī bakr, Al-jām' al-ahkām al-Qur'ān, Muqadmah al-tab' Sāniyah (Al-Qāhirah: Dār al-kutub al-misriyah, 1964 A.D)

37 Al-'Asqalānī, Ahmad bin 'Alī bin Hajar, Fath al-bārī Sharah Sahīh Bukhārī, Bāb Anzal al-Qur'ān 'Alā sab'at ahruf (Beirut: Dār al-m'rifah, 1379 A.H), Jild 2.

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"وعین بعضهم فيما حكاه بن عبد البر السبع من مضر أنهم هذيل وكنانة وقيس وضبة وتيم الرباب وأسد بن خزيمه وقريش فهذه قبائل مضر تستوعب سبع لغات"³⁸
 "بعض لوگوں نے لغات مضر کی تعیین بھی کی ہے جیسا کہ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ مضر کی سات لغات سے ہذیل، کنانہ ضبہ، قیس، تيم الرباب، اسد بن خزيمہ اور قریش مراد ہیں۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

"عن ابن عباس قال نزل القرآن على سبع لغات منها خمس بلغة العجز من هوازن قال والعجز سعد بن بكر وجثم بن بكر ونصر بن معاوية وثقيف وهؤلاء كلهم من هوازن ويقال لهم عليا هوازن"³⁹

"قرآن کریم سبع لغات پر نازل کیا گیا ہے جن میں پانچ بحر ہوازن سے ہیں جن میں سعد بن بکر، جثم بن بکر، نصر ابن معاویہ اور ثقیف کی لغات شامل ہیں، انہیں علیا ہوازن بھی کہا جاتا ہے۔"
 "وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ السَّجِسْتَانِيُّ: نَزَلَ بِلُغَةِ قُرَيْشٍ وَهَذِيلٍ وَتَمِيمٍ وَالْأَزْدِ وَزَبِيْعَةَ وَهَوَازِنَ وَسَعْدِ بْنِ بَكْرٍ"⁴⁰

"قرآن کریم لغت قریش، ہذیل، تميم، ازد، زبيعه، ہوازن اور سعد بن بکر پر نازل ہوا ہے۔"

ابن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ

"إنه الصحيح أي أن المراد اللغات السبع"⁴¹

"صحیح ترین مذہب یہی ہے کہ احرف سے مراد لغات سات ہیں۔"

علاوہ ازیں احمد بن الشلب النخوی اور صاحب قاموس فیروز آبادی کا بھی مذہب یہی ہے کہ حروف سبعہ کی صحیح توفیح لغات سبعہ ہیں۔

سبعہ احرف کا اختلاف تنوع اور تغایر کا ہے نہ کہ تضاد و تناقض کا

رسول اللہ ﷺ سے روایت کردہ قراءات میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ ہمیں جو اختلاف نظر آتا ہے یہ تنوع کا ہے۔ کلام اللہ میں تضاد کا پایا

جانا محال ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا⁴²

"کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے، اگر یہ قرآن اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت سے اختلاف پاتے۔"

38Al-'Asqalānī, Ahmad bin 'Alī bin Hajar, Fath al-bārī Sharah Sahīh Bukhārī, Bāb Anzal al-Qur'ān 'Alā sab'at ahruf, Jild 2.

39Al-'Asqalānī, Ahmad bin 'Alī bin Hajar, Fath al-bārī Sharah Sahīh Bukhārī, Bāb Anzal al-Qur'ān 'Alā sab'at ahruf, Jild 9.

40Al-Suyūṭī, 'Abd al-rahmān bin abī bakr Jalāl al-dīn, Al-Itiqān fī 'Ulūm al-Qur'ān, al-nqw' al-sādis (Al-haṭ' al-misriyah al-āmat lil kutub, 1974 A.D), Jild 1.

41Al-Zarkashī, abu 'Abdullah Badar al-dīn Muhammad bin 'Abdullah, Al-Burhān fī 'Ulūm al-Qur'ān, Alnaw' al-hādī 'ashara (Beirūt: Dār al-kutub al-'arabiyyah), Jild 1.

42Al-Nisā'a, 4:82.

ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے قراءات کے اختلاف میں غور کیا تو اس کی تین صورتیں نظر آئیں۔

1- لفظ کا اختلاف ایسا ہے معنی میں کوئی اختلاف نہیں۔

2- دونوں کا اختلاف ایسا ہے جسے ایک ہی چیز میں جمع کیا جاسکتا ہے۔

3- دونوں کے اختلاف کو ایک چیز میں جمع کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ دوسرے پہلو سے دونوں متفق ہو جاتی ہیں جن میں تضاد باقی نہیں رہتا۔

پہلی صورت: اس میں اختلاف کی مثالیں: الصِّرَاطُ، عَلَیْہِمْ، اَلْقُدُسُ وغیرہ۔

ان تمام کو الصِّرَاطُ عَلَیْہِمْ، اَلْقُدُسُ بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ یہ اختلاف لغات کا ہے۔

دوسری صورت کی مثال: سورہ فاتحہ میں مَالِکِ اَوْ مَلِکِ پڑھا جاتا ہے جس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کا مالک ہے اور ان کا بادشاہ ہے۔ دوسری مثال یَکْذِبُونَ اور یُکْذِبُونَ ہے اس سے مراد منافق ہیں۔ کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ کا انکار کرتے اور آپ کی باتوں کو جھٹلایا کرتے تھے۔ اسی طرح نُنْشِرُہَا (راء کے ساتھ) اور نُنْشِرُہَا (زاء کے ساتھ) دونوں کا مطلب بڑیاں ہیں۔ انشرھا یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کیا اور سزا دے گا۔ انہیں ایک دوسرے کے اوپر رکھا۔ یہاں کہ تک وہ اکٹھی ہو کر جڑ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں معانی دونوں قراءتوں میں جمع کر دیے۔

تیسری صورت کی مثال: وَطَنُوهَا اَنْتُمْ فَذْکُذِبُوا⁴³ تشدید اور تخفیف کے ساتھ۔

نزلی لغات کے ساتھ دیگر اختلافی تلفظ اور نزول مترادفات

نبی ﷺ نے امت کے لیے آسانی کی دعا بوجہ اختلاف لغات کے فرمائی۔ آسانی لغتِ مختلفہ کے ساتھ ساتھ دیگر کئی چیزیں کا نزول بھی ہو گیا۔ جیسے بعض جگہ مترادفات کو استعمال میں لایا گیا۔ توجیہات یہ ہیں:

1- اختلاف نزول کا مقصد کلام الہی کو فصاحت و بلاغت کے ساتھ متصف کرنا ہے۔

2- مسائل و احکام کی تفسیر و وضاحت کیلئے اختلافات کا استعمال۔ جیسے لِأَهَبَ، لِیَهَبَ

جیسے کہ قرآنی آیت (لَأَهَبَ لَکَ غُلَامًا زَكِيًّا)⁴⁴ (لِیَهَبَ لَکَ غُلَامًا زَكِيًّا)

لَأَهَبَ والی قراءت میں مریم کے فرشتہ نے انی طرف نسبت کر کے کہا کہ "میں تجھے پاکباز لڑکا عطا کروں گا"

جبکہ دوسری قراءت میں واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، اس سے مفہوم یہ ہو گا کہ "وہ اللہ تجھے پاکباز لڑکا عطا کرے گا"۔ پہلی قراءت میں فرشتے کا اپنی طرف نسبت کرنا مجاز کے طور پر ہے۔ دوسری قراءت اس لیے ہے کہ کوئی اس سے غلط مفہوم اخذ نہ کر لے۔

بعض غیر فصیح احرف سبعہ ولغات کو دور عثمانی میں موقوف کرنا

مصحفِ عثمانیہ میں 'سبعہ کلمات مترادفات' جن میں الفاظ تو کئی تھے لیکن سب کے ایک ہی معنی تھے۔ عثمانی مصاحف صرف ایک ایک کلمہ مترادف کو باقی رکھ کر لکھے گئے، جس کے مطابق ابتداء قرآن مجید کا نزول ہوا تھا، اور باقی چھ لغات مترادفہ کو ان مصاحف میں بالکل ملحوظ خاطر نہیں رکھا گیا۔ جیسے: قُلْ تَعَالَوْا، قُلْ هَلَمَّ مِنَّا قَبِلُوا، أَسْرِعُوا، اِعْجَلُوا اور تَعَالَى، أَقْبِلْ، أَسْرِعْ،

43Yūsuf, 12: 110.

44Mariyyam, 19:19.

47- 'Alā'uddīn 'Alī bin Hassām al-dīn, *Kanz al-'Ummāl*, Bāb: Fi Lawāhiq al-tafsīr Jam'ul Qur'ān (Mu'ssirat al-risālah, 1981 A.D), Hadith No.4775.

اس روایت سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جس اختلاف کا ذکر صحابہ کرام کو فرمایا اس سے رسم الخط کا اختلاف مراد تھا نہ کہ لغات کے اختلاف کا۔

مصحف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مصحف سے معترض تھے اور انہوں نے اپنے مصحف کو بھی نذر آتش نہیں ہونے دیا تھا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حرفِ ستہ کو ختم نہیں کیا تھا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کیے اعتراض کی وجہ کیا تھی؟ جواب یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کام پر درحقیقت دو اعتراضات تھے:

ایک یہ کہ کتابتِ قرآن میں انہیں شریک کیوں نہیں کیا گیا۔ اس کا جواب تو یہ ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب کتابتِ قرآنی کے کام کی ابتداء مدینہ منورہ میں کی تو اور اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فدہ میں تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کے انتظار سے اس کام میں تاخیر نہیں چاہتے تھے۔ دیگر یہ کہ جس طرح حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کتاب قرآنی کے لیے مقرر فرمایا تھا اسی طرح آپ بھی یہی چاہتے تھے کہ قرآن مجید کی جمع و ترتیب کا کام بھی انہیں کی قیادت میں ہو۔

دوسرا اعتراض یہ تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس مصحف کی جمع و ترتیب کے بعد دیگر صحائف کو جلانے کا حکم کیوں دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنا مصحف نذر آتش کرنے پر راضی نہیں تھے۔ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سمجھانے کی کوشش کی تو انہوں نے فرمایا:

"وَحَذِّيفَةُ يَقُولُ لِابْنِ مَسْعُودٍ: ادْفَعْ إِلَيْهِمْ هَذَا الْمُصْحَفَ. قَالَ: «وَاللَّهِ لَا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِمْ، أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً، ثُمَّ أَدْفَعُهُ إِلَيْهِمْ، وَاللَّهِ لَا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِمْ»۔⁴⁸

"خدا کی قسم میں یہ مصحف ان کے حوالے نہیں کروں گا، مجھے رسول اللہ ﷺ نے ستر سے زیادہ سورتیں سکھائیں ہیں، پھر میں یہ مصحف انہیں دے دوں؟ خدا کی قسم میں انہیں نہیں دوں گا۔"

کوفہ میں جن حضرات نے حضرت عبداللہ ابن مسعود کے مصحف کے مطابق اپنے اپنے مصحف لکھے ہوئے تھے ان کو آپ نے ترغیب دی کہ وہ بھی اپنے مصاحف کسی کے حوالے نہ کریں۔ حضرت خمیر بن مالک لکھتے ہیں کہ:

"قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَغْلَّ مُصْحَفَهُ فَلْيَغْلَهُ، فَإِنَّ مَنْ غَلَّ شَيْئًا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: "قَرَأْتُ مِنْ قِمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ سُورَةً"، أَفَأَتْرَكُ مَا أَخَذْتُ مِنْ قِمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟⁴⁹

48Abu 'Abdullah Al-Hākim Muhammad bin 'Abdullah, Al-Mustadrak 'Alā al-Sahīhein Kitāb al-tafsīr (Beirūt: Dār al-kutub al-'ilmiyyah, 1990 A.D) Hadith No.2869.

49Al-Sheibānī Abu 'Abdullah Ahmad bin Muhammad bin Hanbal, Musnad, Al-qism Al-Sālis min al-kutb fi ma yakhtassu min al-Qur'ān al-karīm (Mu'assissat al-risālah, 2001 A.D), Hadith No. 3929.

"مصحف میں تبدیلی کا حکم دیا گیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (لوگوں سے) فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اپنے مصحف کو چھپا سکے وہ ضرور چھپالے پھر فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ستر سورتیں پڑھی ہیں تو کیا میں وہ چیز چھوڑ دوں جو میں نے براہ راست آنحضرت ﷺ کے دہن مبارک سے حاصل کی ہے۔"

حضرت خمیر بن مالک رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ کا مصحف دیگر مصاحف سے کچھ مختلف تھا اور آپ اسے نذر آتش بھی نہیں کرنا چاہتے تھے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان کا مصحف، مصحف عثمانی سے کس حوالے سے مختلف تھا؟ اس سوال کی وضاحت روایت صحیحہ سے نہیں ملتی۔ شاید ان کے مصحف میں ترتیب سور کا اختلاف تھا کیونکہ صحائف صدیقی رضی اللہ عنہ میں سورتوں کے درمیان ترتیب نہیں تھی اور یہ کہ وہ الگ الگ لکھی ہوئی تھیں۔ جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جو مصاحف تیار کروائے ان میں سورتوں کی ایک خاص ترتیب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جمع کیا گیا تھا۔

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أَنَّ جَمْعَ الْقُرْآنِ لَمْ يَكُنْ مَرَّةً وَاحِدَةً، فَقَدْ جُمِعَ بَعْضُهُ بِحَضْرَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جُمِعَ بَعْضُهُ بِحَضْرَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَالْجَمْعُ الثَّلَاثُ هُوَ فِي تَرْتِيبِ السُّورَةِ كَانَ فِي خِلَافَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ"۔⁵⁰

"جمع القرآن کا کام ایک ہی مرتبہ مکمل نہیں ہوا، بلکہ قرآن کا کچھ حصہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں جمع ہو گیا تھا، پھر کچھ حصہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہوا اور جمع قرآن کا تیسرا مرحلہ وہ تھا جن میں سورتوں کو مرتب کیا گیا، یہ کام امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں ہوا۔"

حضرت عثمان کے مصحف سے حضرت عبداللہ ابن مسعود کا مصحف ترتیب کے لحاظ سے مختلف تھا۔ ان کے مصحف میں سورۃ آل عمران سے پہلے سورۃ النساء تھی۔⁵¹

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے شاید اسی ترتیب کے ساتھ آنحضرت ﷺ سے سیکھا ہو گا اور انکی خواہش بھی یہی تھی کہ ان کا مصحف اسی ترتیب پر رہے۔ بخاری کی روایت سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ حضرت عائشہ سے عراق کے باشندے نے آکر کہا:

"يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، أَرَيْنِي مُصْحَفَكَ؟ قَالَتْ: لِمَ؟ قَالَ: لَعَلِّي أُوَلِّفُ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ يُقْرَأُ غَيْرَ مُؤَلَّفٍ، قَالَتْ: وَمَا يَضُرُّكَ أَيُّهُ قَرَأْتَ قَبْلُ؟"⁵²

"اس نے کہا ام المؤمنین! مجھے اپنا مصحف دکھائیے، حضرت عائشہ نے پوچھا کیوں؟ کہنے لگا تاکہ میں اپنے قرآنی مصحف کو اس کے مطابق ترتیب دے لوں، اس لیے کہ وہ (ہمارے علاقہ میں) غیر مرتب طریقہ سے پڑھا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ قرآن کا جو حصہ بھی تم پہلے پڑھ لو تمہارے لئے مضر نہیں۔"

مذکورہ روایت سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصحف میں ترتیب سور کا اصل فرق کا تھا، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رسم الخط کا بھی فرق ہو، یا کہ کہ رسم الخط ایسا اختیار کیا گیا ہو جس میں تمام قراءتوں کی گنجائش نہ ہو۔ ورنہ یہ کہا جائے گا کہ ابن

50-Al-Hākim, Al-Mustadrak, Hadith No. 2901.

51- Al-Suyūṭī, Al-Itiqān, 1:66.

52-Bukhārī, Al-Jām' al-Sahīh, Bāb: Tāl if al-Qur'an, Hadith No. 4993.

جریر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چونکہ حروفِ ستہ کو ترک کر کے ایک ہی حرف پر قرآن کی کتابت کروائی تھی اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مصحف بھی انہی متروک میں سے تھا۔

خلاصہ بحث

مذکورہ احادیث و اقوال بمقتل سببعہ احرف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اختلاف صرف نظریاتی طور پر ہے، عملی اعتبار حقانیت، حفاظت و صداقتِ قرآن مجید پر اس اختلاف کا ادنیٰ طور پر بھی کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا۔ جب تمام اہل علم کا اس بات پر اتفاق و ایمان ہے کہ قرآن مجید کی جتنی قراءتیں ہم تک تواتر کے ساتھ پہنچی ہیں، وہ سب کی سب صحیح ہیں اور تلاوتِ قرآن ہر ایک قراءت کے مطابق کی جاسکتی ہے تو ان اختلافات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ متواتر قراءتوں کے علاوہ امت کا اجماع اس بات پر بھی ہے کہ شاذ قراءتوں کو قرآن مجید کا جزو قرار نہیں دیا جاسکتا نیز یہ کہ "عرضہ اخیرہ" یا اس سے پہلے کی منسوخ قراءتیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کے مطابق قرآن کا جزو نہیں رہیں۔ قرآن مجید کے سببعہ احرف میں اختلاف صرف لفظی تھا، باعتبار مفہوم کے تمام حروف متحد تھے۔ مصحف صدیقی و عثمانی سینکڑوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو مزاج شناس رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے، کی گواہی کے ساتھ تیار ہوئے تھے اور اس کو اسی طرح جمع کر دیا گیا تھا جس طرح کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔